128797- شکمِ مادر میں جنین کے متعلق تفصیلات بیان کرنے والی من گھڑت حدیث قدسی

سوال

مجھے بذریعہ برقی پیغام ایک حدیث پہنچی ہے، میں اس کے صحیح ہونے کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں، اس حدیث میں ہے کہ: اللہ تعالی فرماتا ہے : (اے ابن آدم! میں نے تجھے تیری ماں کے پیٹ میں پیدا کیا اور تیرے چہرے پر پردہ ڈالا تاکہ تو رحم سے متنفر نہ ہو جائے اور میں نے تیرا چہرہ تیری ماں کی پیٹھ کی طرف کر دیا تاکہ کھانے کی بو تجھے تنگ نہ کرے۔ تمہاری دائیں طرف تکیہ لگایا اور بائیں طرف بھی تکیہ لگایا، تمہاری دائیں طرف کا تکیہ جگر اور بائیں طرف کا تکیہ تلی کو بنایا، اور میں نے تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ میں کھڑا ہونا اور بیٹھنا سکھایا، یہ کام میرے سوا کوئی اور کر سکتا ہے؟۔ پس جب تمہارا وقت پورا ہو گیا اور میں نے رحموں کے ذمہ دار فرشتے کو وحی کی کہ تجھے نکالے، تو اس نے تجھے اپنے بازو کے ایک پر پہ اٹھا کر نکالا، تیرے پاس کاٹنے کو کوئی دانت نہیں تھے۔ نہ پکڑنے کے قابل ہاتھ تھے، نہ چلنے کے لائق پاؤں تھے، لہذا میں نے تیرے لیے تیری والدہ کے سینے میں دو رگیں چلا دیں جن کے اندر سردیوں میں خالص اور گرم دودھ جبکہ گرمیوں میں ٹھنڈا دودھ جاری کیا، اور میں نے تیری محبت تیرے والدین کے دلوں میں ڈالی تو وہ اس وقت تک سیر نہ ہوتے تھے جب تک تو سیر نہ ہو جائے، وہ اس وقت تک نہیں سوتے جب تک تو نہ سو جائے، پس جب تیری کمر مضبوط ہو گئی اور تیرا زور بازو انتہا کو پہنچ گیا تو تو نے تنہائی میں گناہوں کے ذریعے میرا مقابلہ کرنا شروع کر دیا اور تجھے مجھ سے شرم نہیں آئی۔ لیکن اس کے باوجود اگر تو نے مجھے پکارا تو میں نے تیری پکار کو سنا، اور اگر تو نے مجھ سے مانگا تو میں نے تجھے عطا کیا، اور اگر تو نے توبہ کی تو میں تیری توبہ بھی قبول کروں گا۔)

پسندیدہ جواب

ہمارے علم کے مطابق ایسی کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، یہ بے بنیاد بات ویسے ہی لوگوں میں مشہور ہو گئی ہے۔

تاہم سوال میں مذکور بات سے ملتی جلتی گفتگو کتاب و سنت میں تو کہیں نہیں البتہ تورات کے حوالے سے نقل شدہ ملتی ہے کہ ابو نعیم "حلية الأولياء" : (10/399) میں اپنی سند سے محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ :

"میں نے تورات -یا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف- میں پڑھا اور اس میں تھا کہ : "اللہ تعالی فرماتا ہے : اے ابن آدم! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، میں نے تجھے پیدا کیا حالانکہ تیرا وجود بھی نہیں تھا، اور میں نے تجھے ایک کامل انسان بنایا، میں نے تجھے مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر میں نے تجھے محفوظ جگہ پر نطفے کی حالت میں رکھا، پھر میں نے نطفے کو علقہ بنایا ، اور پھر علقہ کو مضغہ بنایا، اور پھر مضغہ میں ہڈیاں پیدا کیں، اس کے بعد ہڈیوں پر گوشت پوست چڑھایا، اور تمہیں ایک الگ ہی تخلیق بنایا۔۔۔" پھر انہوں نے سوال میں مذکور چیزوں کو بھی بیان کیا ہے، اور اس میں کچھ اور چیزیں اضافی بھی ہیں۔

ہر مسلمان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی بھی بات کی نسبت کرنے سے پہلے تصدیق کر لے کہ کیا واقعی وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے؟ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی چیز کی جھوٹی نسبت نہ ہو سکے۔

پھر اگر کوئی شخص کسی کی بات کو آگے نقل کرنا چاہتا بھی ہے تو اس کے اصل قائل کی نسبت سے بیان کرے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی بھی بات اچھی لگے اور اس کا معنی و مفہوم ٹھیک ہو تو بغیر کسی دلیل کے اس کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کر دے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دے۔

واللہ اعلم